8981- بچی کم عمری میں زنا کرلے توکیا اس پر حد لاگو ہوگی

سوال

بلوغت سے قبل لڑکی زنا کرلے تو اس کی سزا کیا ہے ، لڑکی ابھی تک چھوٹی ہے ؟

پسندیدہ جواب

زناکاری کبیرہ گناہوں میں شمار ہوتی ہے اور اللہ تعالی کے ہاں اس کا بہت بڑا گناہ ہے بلکہ اللہ تعالی نے تو ذکر کرتے ہوئے اسے کفر، شرک اور کسی جان کو قتل کرنے کے ساتھ ملا کر ذکر کیا ہے فرمان باری تعالی ہے :

{اور وہ لوگ جو اللہ تعالی کے ساتھ کسی دوسرے کو الہ نہیں بناتے اور نہ ہی وہ کسی ایسی جان کو قتل کرتے ہیں جسے اللہ تعالی نے حرام قرار دیا ہے لیکن اسے حق کے ساتھ قتل کرتے ہیں ، اور نہ ہی وہ زناکاری کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو کوئی بھی ایسا کام کرے گا وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا اسے قیامت کے روز دوہرا عذاب دیا جائے گا اور وہ ذلت وخواری کے ساتھ ہمیشہ اسی میں رہے گا}. الفرقان (69)

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

سب اھل ملل ودین کا اس کے حرام ہونے پر اجماع ہے بلکہ کسی بھی دین میں زنا کبھی حلال نہیں رہا، اور اسی لیے اس کی حد بھی سب حدود سے سخت ہے کیونکہ یہ عزت ونسب کی پامالی کا جرم ہے ، جو کہ پانچ کلیات میں شامل ہے جو یہ ہیں : نفس ، دین ، نسب ، عقل اور مال کی حفاظت میں شامل ہے .

دیکھیں : تفسیر قرطبی (24/20–21)

1– لھذا جب عورت شادی شدہ ہو یعنی اس کے ساتھ شرعی نکاح کی بنا پر دخول ہوچکا ہو تو اس کی سزا رجم یعنی موت تک پتھر مارنا ہے .

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر تشریف فرما تھے فرمانے لگے :

یقینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق کے ساتھ مبعوث ہوئے اور ان پر کتاب نازل کی گئی اور رجم کی آیت بھی انہیں آیات میں شامل تھی جو ان پر نازل ہوئی تھیں ، ہم نے اسے پڑھا اور حفظ کیا اور سمجھا ، لھذا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا اور ان کے بعد ہم نے بھی رجم کیا ، مجھے خدشہ ہے کہ لوگوں پر ایک لمبا وقت گزرے تو کوئی کہنے والا یہ کہنے لگے ہمیں تو کتاب اللہ میں رجم نہیں ملتا تو اللہ تعالی کے اس نازل کردہ فریضے کو ترک کرکے گمراہ ہو جائیں ، اور بلاشبہ مرد و عورت میں سے جو شادی شدہ بھی زنا کرے اور اس کے خلاف دلیل قائم ہو جائے یا پھر حمل ہو یا اعتراف کرلے تو کتاب اللہ میں یقینا اس کی سزا رجم ہے .

صحیح بخاری (2462) صحیح مسلم (1691)

2– اور اگر عورت کنواری ہو یعنی اس نے ابھی شادی نہیں کی یا اس کا نکاح تو ہوچکا ہے لیکن رخصتی نہیں ہوئی تو اس کی سزا سو کوڑے اور ایک برس جلاوطنی ہے ، جیسا کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں ہے :

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (مجھ سے لے لو اللہ تعالی نے ان عورتوں کے لیے راہ نکال دي ہے کنوارہ کنواري کے ساتھ (زنا کرے) توسو کوڑے اور ایک برس جلاوطنی ہوگی ......) صحیح مسلم حدیث نمبر (1690)

اور اگر زنا کرنے والا لڑکا یا لڑکی سن بلوغت تک نہیں پہنچے بلکہ ابھی کم عمر کے ہوں تو سب علماء کے ہاں اس پر حد نہیں ہوگی .

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

حد واجب ہونے میں عقل اور بلوغت معتبر ہوگی اس میں کوئی اختلاف نہیں . دیکھیں المغنی لان قدامۃ (134/8)

اس کی دلیل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(تین قسم کے اشخاص مرفوع القلم ہیں ، سویا ہوئے شخص حتی کہ بیدار ہوجائے ، اور بچہ حتی کہ بڑا ہوجائے ، اور مجنون حتی کہ عقل مند ہوجائے) سنن نسائی حدیث نمبر (3432) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو صحیح نسائی (3210) میں صحیح قرار دیا ہے .

لیکن چھوٹے بچے یا بچی کو تعزیر لگانی ضروري ہے جو حد سے کم ہو اور ایسی سزا دي جائے جو اسے اس فعل سے باز رکھے ، اور اگر بچے کے ولی کا قصور ہو تو اسے بھی تعزیر لگانی ضروري ہے مثلا بچی کے سربراہ نے بچی کو لڑکوں سے میل جول رکھنے کی اجازت دے رکھی ہو یا اس طرح کے معاملہ میں سستی و کاہلی کا مظاہرہ کیا ہو .

اور لڑکی پر واجب اور ضروري ہے کہ وہ اپنے آپ پر پردہ ڈالے اور اس کے ولی کو بھی چاہیے کہ اس پر پردہ پوشی کرے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(ان گندي اشیاء سے اجتناب کرو جن سے اللہ تعالی نے منع کیا ہے ، اور جو کوئی بھی اس میں پڑ جائے اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالی کی پردہ پوشی کے ساتھ اپنے آپ پر پردہ ڈالے اور اس فعل سے توبہ کرے) اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع (149) میں صحیح قرار دیا ہے .

یہ معلوم ہونے کے بعد یہ بھی علم میں رکھیں کہ بلوغت کی کچھ علامات ہیں اگر بچہ یا بچی میں وہ علامات پائی جائیں تو اس علامت کی موجودگی میں بچہ یا بچی مکلف ہونگے ، ان علامات کو دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (21246) اور (13262) کے جوابات کا مطالعہ کریں .

واللہ اعلم .